

زلزلہ آنے کی صورت میں کیا حفاظتی اقدامات/تدابیر کرنے چاہئیں؟

تحریر: ڈاکٹر خادم حسین درانی

کشمیر کا آٹھ اکتوبر ۲۰۰۵ء کا حالیہ تباہ کن زلزلے میں اب تک کی اعداد و شمار کے مطابق پچاس ہزار سے بھی زائد افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں، ہزاروں افراد زخمی اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں، اور آنے والے چند ہفتوں میں ہلاک شدگان کی تعداد میں مزید اضافہ ہوگا، اسکی وجہ شدید زخمیوں کو بروقت طبی امداد کا ناپہنچنا، مشکل علاقوں تک امدادی جماعتوں کو رسائی میں دشواریاں اور ملبے تلے دفن بے شمار انسانوں کا ابھی باہر نکالنا شامل ہیں۔ شائد آئندہ چند مہینوں ہی میں ہمیں ہلاک شدگان کی درست تعداد کا پتہ چلے۔ اسی طرح سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کے زلزلہ کوئٹہ میں مرنے والوں کے بارے میں بھی مختلف اعداد و شمار ہیں، کہیں تیس ہزار، کہیں ۳۵ ہزار اور کہیں ۵۰ ہزار نفوس کی اموات کا ذکر ہے اور بعض جگہ تو ۶۰ ہزار افراد کی موت کا بھی ذکر ہوا ہے۔ لہذا درست اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرنے والوں کی تعداد تیس اور ساٹھ ہزار کے درمیان ہوگی، جبکہ ہزاروں افراد زخمی ہوئے ہونگے۔ جبکہ ۱۹۳۵ء کے کوئٹہ کے زلزلے سے پہلے یہاں کی آبادی تقریباً ستر ہزار (۷۰,۰۰۰) نفوس پر مشتمل تھی، جن میں سے ۱۵ تا ۲۰ ہزار لوگ تو زلزلے کے پہلے ہی چند منٹوں میں مارے گئے تھے۔ یہاں آبادی کا ذکر کرنا اسلئے ضروری ہے تا کہ 'ہنگامی پلان' بناتے وقت ہم آج کی کوئٹہ کی آبادی اور دستیاب وسائل کا ۱۹۳۵ء کی کوئٹہ کی آبادی اور وسائل سے موازنہ کرسکیں اور ان معلومات کی روشنی میں اپنا پلان وضع کرسکیں۔ ہمیں کوئٹہ کی موجودہ آبادی کا درست تعین بھی کرنا ہوگا کیونکہ اس سلسلے میں بھی متضاد اعداد و شمار سننے کو ملتے ہیں: کہنے والے تین لاکھ بھی کہتے ہیں اور بیس لاکھ بھی سننے میں آتا ہے جسکے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ لاکھوں افراد کی زندگیوں کا دارومدار غلط جمع و تفریق پر منحصر ہوگا اس سلسلے میں متعلقہ حکام سے صرف یہ عرض کرنا چاہوگا کہ اگر کوئٹہ شہر کی آبادی بیس لاکھ ہو اور ہم یہ سمجھیں کہ دس لاکھ ہے تو یقین جانشیے مصیبت کی گھڑی میں امدادی کاروائیوں کی ساری منصوبہ بندی اور ان پر تعمیل کرنا بجز ناکامی کے اور کچھ نہ ہوگا اور ہم بھی ایسی ہی مشکل صورتحال کا شکار ہو جائیں گے جسکا سامنا آج کشمیر اور اس کے ملحقہ علاقوں کے باشندگان کو کرنا پڑ رہا ہے۔

بہر حال حفاظتی اقدامات کے حوالے سے درج ذیل میں چند احتیاطی تدابیر کا ذکر کیا جا رہا ہے، امید کرتا ہوں کہ زلزلہ خیز علاقوں، بالخصوص کوئٹہ سے قارئین ان سے مستفید ہونگے۔

زلزلوں کی آمد سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟ مرحلہ آمادہ باش ۱

آج اتنی سائنسی ترقی کرنے کے باوجود بھی زلزلوں کی پیشین گوئی ممکن نہیں ہو سکی ہے۔ البتہ ہم یہ کرسکتے ہیں کہ جو علاقے زلزلوں کی زد میں آتے ہیں اور جنکے بارے میں ہمیں وہاں کی ارضیاتی تاریخ بھی یہ بتاتی ہے کہ یہ علاقے زلزلوں کی زد میں رہے ہیں، تب ایسے علاقوں میں ہمیں ہمہ وقت تیار رہنا چاہیے اور ایسا صرف شروع ہی سے آگاہی، شعور پیدا کرنے، حکومتی مداخلت اور عوامی شمولیت سے ممکن ہے اس 'قبل از وقت تیاری' سے نہ صرف ہم امدادی کاروائیوں میں اہم کردار ادا کریں گے بلکہ بے شمار قیمتی جانوں کو بھی بچانے میں مددگار ثابت ہونگے آئیں اب مندرجہ ذیل کی طرف توجہ کریں:

- اگر آپ ایک فعال زلزلہ خیز (seismic area) علاقے میں رہتے ہوں تب آپ عمارتی تعمیر کے سلسلے میں اپنے شہری یا ضلعی انتظامیہ کے وضع کردہ قوانین کی پابندی کریں، متعلقہ اداروں سے پیوستہ حکومتی کارندوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان قوانین پر عمل درآمد کریں اور کروائیں۔
- کم بلندی والا فرنیچر جسکے پائے مضبوط ہوں استعمال میں لائیں۔ اگر گھر میں کسی بلند مقام پر آپ

نے الماری یا تختے نصب کئے ہوں تو اچھی طرح سے اطمینان کر لیں کہ یہ مظلومی سے نصب ہیں اور یہ کہ ان پر بھاری بھرکم چیزیں نہ رکھیں۔

□ بستروں، چارپائیوں، پلنگ وغیرہ کو ان اشیاء یا فرنیچر وغیرہ سے دور رکھیں جنکے گرنے کا خطرہ ہو۔

□ کھڑکیوں اور بڑے آئینوں کے قریب بھی نہ سوئیں۔

□ جلانے والی تیل کو راستے میں نہ رکھیں۔

بوقت ضرورت مندرجہ ذیل اشیاء زیر دست ہونی چاہئیں:

- ایک عدد گھمتی یا جیبی ریڈیو — نئی طاقتور بیٹریوں کیساتھ
- ایک یا کئی عدد جیبی ٹارچ بمعہ دوبارہ سے چارج ہونے والی بیٹریوں کے (اگر ممکن ہو)۔
- ابتدائی طبی امداد کا ایک بکس
- کھانے، پینے کی چند ضروری اشیاء، مثلاً: چینی، خشک دودھ و میوہ، غرضیکہ اتنا کچھ ہو جس سے چند دنوں کا گزارہ ہو سکے۔
- ہر فرد خانہ کیلئے کم از کم چند لیٹر پانی کے، مگر یہ یاد رہے کہ پانی تازہ ہو اور نہ کہ چند ہفتوں کا ذخیرہ کیا ہوا (کوئٹہ شہر میں ایرانی گولروں کا استعمال عام ہے، ہر گھر میں کم از کم دو بڑے گولر ہونے چاہئیں، ایک کو استعمال میں لایا جائے اور دوسرے کو حالت آمادہ باش میں رکھا جائے)۔
- آگ بجھانے والا آلہ اگر آپ کے ہاں ہو تو اچھی بات ہے ورنہ ایک خرید لیں اور باقائدگی سے اسکا معائنہ کروالیا کریں تا کہ بوقت ضرورت قابل استعمال ہو۔
- آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ بجلی، گیس اور پانی کی سپلائی کو کیسے بند کیا جائے۔
- آپ کو یہ معلوم بھی ہونا چاہئے کہ بوقت ضرورت خاندان کے لوگوں سے ملاقات کیسے کی جائے۔

حفاظتی اقدامات :

سب سے تو پہلے تو صوبائی یا خصوصی ضلعی سطح پر ایک جامع ہنگامی پلان تیار ہونا چاہئے اور اگر نہ ہو تو پھر جلد از جلد ایسا ایک پلان وضع کرنا چاہئے تاکہ بوقت ضرورت افراتفری اور بوجھلہاٹ سے بچا جاسکے۔ ہنگامی پلان کی تیاری کے بعد اس میں شامل تمام ادارے اور افراد وقتاً فوقتاً اس کی مشق کریں اور اس میں عوامی شمولیت کو یقینی بنائیں۔

ان مشقوں کے باہم ادا کرنے سے ہم مصیبت کے وقت اپنی تمام توانا ہئیاں امدادی کاروائیوں ہی میں صرف کرینگے۔

اب خدا نخواستہ اگر شدید و تباہ کن زلزلہ آئے تو ایسے میں ضلعی ناظم یا متعلقہ افسر یا پھر انکے نائبین میں سے کوئی ایک اس ہنگامی پلان کا اعلان کردے اور اپنی نگرانی میں فوری طور پر اس پر عمل درآمد شروع کروادے۔ سب سے پہلے تو لوگوں سے بذریعہ ریڈیو کہا جائے کہ پہلے سے تعین شدہ فلاں فلاں مقام پر پہنچ جائیں، اور اگر بجلی کا نظام درہم برہم نہ ہوا ہو تو ٹیلیویژن سے بھی یہ ہی اعلان کروا دیا جائے۔ جو گھر مکمل طور پر تباہی سے بچ گئے ہوں نگرے وہاں پر یہ پرگرام دیکھے جاسکیں گے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان ہی اعلانات میں خصوصی فون نمبروں کا بھی اعلان کردیں تاکہ عوام الناس تباہی سے متعلق معلوما ت حاصل کرسکیں اور یہ جان سکیں کہ انکا اگلا قدم کیا ہونا چاہئے۔

بہر حال ہر شخص کو شدید زلزلہ آنے کی صورت میں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہنگامی حالات میں کیا حفاظتی تدابیر اپنانے چاہئیں تاکہ غیر ضروری غلطیوں سے اجتناب کیا جائے اور قیمتی جانوں کو بچایا جاسکے۔

اس ضمن میں درج ذیل میں چند اہم حفاظتی اقدامات کی طرف آپکی توجہ مبذول کرنا چاہؤنگا، جو ہنگامی حفاظتی پلان میں شامل کیے جاسکتے ہیں یا پھر لوگ از خود اس پر عمل کر کے اپنے یا اپنے اہل خانہ کی حفاظت کا کام انجام دے سکتے ہیں۔

زلزلہ کی صورت میں کیا کرنا چاہیے:

اہم بات یہ ہے کہ ایسی صورت میں حالات کا مقابلہ آرام سے اور ہوش و حواس میں رہ کر کرنا چاہیے اور یہ کہ آپ کے گرد و نواح میں جو لوگ موجود ہوں ان کو بھی دلا سہ دیں، انکی ڈھارس باندھیں اور انہیں آرام و صبر کی تلقین کریں۔ یاد رہے کہ بدحواسی اور اضطراب سے حالات مزید بے قابو ہو جائینگے اور انسانی جانوں کے مزید ضائع ہو جانے کا احتمال بڑھ جائے گا۔

اگر آپ گھر، دکان، دفتر یا اسکول میں ہوں:

- باہر نہ نکلیں ورنہ اینٹ، ملبہ وغیرہ کے آپ پر گرنے کا احتمال ہوگا۔
- صرف ایک ہی صورت میں آپ باہر نکلیں اور وہ یہ کہ اگر آپ پہلی یعنی زمین والی منزل (ground floor) پر ہوں اور یہ کہ آسمان تلے کھلی جگہ سے دور نہ ہوں (مثلاً بڑا صحن، ایک بڑی کھلی سڑک، یا پھر اسکول کا میدان جہاں بڑے درخت وغیرہ نہ ہوں) تب اس صورت میں آپ بھاگ کر وہاں جائیں، مگر یہ یاد رہے اس سے پہلے کہ تباہی اپنے پورے عروج پر پہنچے آپ کے پاس صرف چند ثانیے دوڑ لگانے کے لئے ہیں یا یہ چند ثانیے موت اور زندگی میں دوڑ کے بھی ہو سکتے ہیں۔
- جلدی سے کسی مضبوط چیز مثلاً میز یا پلنگ کے نیچے پناہ لیں۔
- جہاں تک ممکن ہو سکے کھڑکیوں اور شیشوں یا شیشوں والی اشیاء مثلاً بلند و بالا الماریوں اور اوپر دیواروں میں لگی ہوئی shelves سے دور رہیں، کیونکہ یہ تمام چیزیں آپ پر گر سکتی ہیں۔
- جھٹکوں کے ختم ہونے کا انتظار کریں جو کہ عام طور پر بمشکل چالیس تا نینوں تک رہتے ہیں اور بعض اوقات ایک منٹ سے بھی زیادہ۔ اگر آپ عمارت کی دوسری یا پھر اوپر والی منزلوں پر موجود ہوں تب ایسی صورت میں بدحواسی میں راہ فرار ڈھونڈنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ یا تو سیڑھیاں تباہ ہو چکی ہونگی یا پھر باہر لوگوں کا تانتا بندھا ہوگا اور ہر ایک اسی تگ و دو میں مصروف ہوگا کہ باہر کیسے نکلا جائے۔
- اگر آپ ایک ایسی عمارت میں موجود ہوں جہاں پر لفٹ دستیاب ہو تو خیردار اسکے استعمال سے گریز کریں کیونکہ اول تو یہ ناکارہ ہو چکا ہوگا اور دوئم اگر ناکارہ نہ بھی ہوا ہو تو پھر بھی اسکا استعمال خطرات سے خالی نہ ہوگا۔
- بالکونی پر قطعاً نہ جائیں۔

اگر آپ ورکشاپ یا فیکٹری میں ہوں:

تب آپ اپر دی گئی ہدایات پر عمل کریں، مگر اس قسم کی عمارات میں سہارا دینے والی ستونیں اکثر کئی فاصلے پر واقع ہوتی ہیں جسکی وجہ سے کافی اشیاء اوپر سے نیچے گرسکتی ہیں۔ لہذا ان سے اور ان تمام زہریلی مواد یا بجلی کی لٹکی ہوئی تاروں یا پھر کنوئریبلٹ وغیرہ سے بھی دور رہیں۔ اگر ممکن ہو تو مشینوں کو روک دیں۔

□ پناہ لینے کے لئے ورکشاپ یا فیکٹری میں موجود چھوٹے عارضی پُل یا پھر لوہے کی بنی ہوئی سیڑھیاں مناسب جگہ ہیں بشرطیکہ انہیں چھوئے نہ جائے کیونکہ گرمی ہوئی تاروں کی وجہ سے بجلی کے جھٹکے لگنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

اگر آپ پہاڑوں کے قدموں میں بسیرا کرتے ہوں:

- اگرچہ آپ کا گھر زلزلہ سے متاثر نہ بھی ہوا ہو تب بھی جتنی جلدی ممکن ہو سکے اپنا گھر چھوڑ دیں کیونکہ زلزلے سے پیدا ہونے والے عوامل خود زلزلے سے بھی زیادہ خطرناک ہو سکتے ہیں۔ مثلاً پہاڑوں کی ڈھلانوں پر آزاد چٹانیں لڑھک کر آپ کے گھروں کو تباہ و برباد کر سکتی ہیں یا پھر کیچڑ و بجری کا ریلا آپ کو آلے گا۔
- ایسی جگہ جائیں جہاں پہاڑی ڈھلوان سے آنے والی چٹانیں یا کیچڑ کا ریلا آپ تک نہ پہنچ سکیں اور اگر ممکن ہو سکے پیادہ یعنی چل کر دوسری جگہ جائیں۔
- گاڑی کے استعمال سے قطعی پرہیز کریں۔
- جب تک کے متعلقہ حکام سے آپ کو اجازت نہ ملے گھروں کو واپس نہ لوٹیں۔

اگر آپ کھلی فضا میں، سڑک یا گلی کوچوں، یا پھر شہر سے باہر مضافات ادیہاتوں میں ہوں تو:

- کھلے آسمان تلے کھلی جگہ پر رہیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے عمارات، بجلی کی تاروں اور بلند و بالا درختوں سے دور رہیں۔ زلزلے کے جھٹکے بذات خود آپ کو نہیں ماریں گے اور ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ زمین میں زلزلے کی وجہ سے شگاف پیدا ہو جائے اور آپ نکل لٹے جائیں۔
- اگر آپ کسی تنگ گلی میں ہوں تو دروازے (چوکاٹ) کے قریب پناہ لیں۔

اگر آپ گاڑی میں ہوں تو:

- اگر ممکن ہو تو گاڑی کھلی جگہ پر روک دیں اور گاڑی کے اندر ہی رہیں۔ اسکے برعکس اگر آپ گاڑی، بس یا ٹرین کے مسافر ہوں تو اندر ہی رہیں باہر نہ نکلیں۔

جھٹکوں کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

- جھٹکوں کے فوری بعد:
- گھر کا دروازہ کھول دیں تاکہ ضروری امداد آپ تک پہنچ سکے۔
- اگر جھٹکا بہت شدید ہو اور نتیجتاً عمارت کو نقصان پہنچا ہو تو بلے یہ نقصان کم خطرناک ہی کیوں نہ ہو آپ ان تمام لواحقین کے ساتھ جو آپ کے گرد و جوار میں ہوں کو اکٹھا کر کے عمارت سے جلد از جلد باہر نکلیں۔ بوڑھوں اور مریضوں کو نکلنے میں مدد کریں اور مریضوں کی تیمارداری کریں۔
- ان عمارتوں میں سے یا ان کے پاس سے ناگزریں جنکے گرنے یا جہاں سے ملبے کے گرنے کا خطرہ ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بعد میں آنے والے کمزور و ناتواں جھٹکوں سے وہ چیزیں جو شروع کے مرکزی جھٹکے میں گر نہیں پائیں تھیں ان کے اب گر جانے کا احتمال بڑھ جائے گا۔
- بجلی، گیس اور پانی کے نظام کو بند کر دیں اور یہ بہتر ہو گا کہ آپ کو پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ ان کے مرکزی سوئچ / کنٹرول کہاں کہاں واقع ہیں۔
- زلزلے کے بعد گیس کے اخراج (لیک) کیوجہ سے آگ لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اسلئے ماچس کی تیلی یا لائٹر وغیرہ نہ جلا لیں۔
- اگر خدا نخواستہ آپ ملبے میں پھنس کر رہ جائیں، تو ایسی صورت میں کسی لوہے کی پائپ (گیس، پانی) یا پھر لوہے کی کسی چیز یا پھر عمارتی ستونوں وغیرہ کو پتھر سے ماریں تاکہ امدادی جماعتوں یا دوسروں کو آپکی موجودگی کا پتہ چلے۔

اگر جھٹکا زیادہ شدید نہ ہو:

□ یہ دیکھنے کے لئے کہ کہیں سے گیس یا پانی وغیرہ لیک نہ ہو ان کو چلا کر دیکھیں۔ اسی طریقے سے بجلی کا بھی اطمینان کر لیں۔ گیس کے اخراج کو ننگی آگ سے جاننے/تلاش کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر گیس لیک ہو یا بجلی کا سرکٹ شارٹ ہو تو ایسی صورت میں دوبارہ سے انہیں مرکزی کنٹرول سے بند کر دیں۔

ساحلی علاقوں بالخصوص ساحل کے قریب رہنے والوں کیلئے ہدایات:

□ اگر زلزلے کا جھٹکا شدید ہو اور یہ کہ آپ ساحل کے بالکل قریب پندرہ ۱۵ میٹر سے کم بلندی پر ہوں تو فوراً کسی بلند تر مقام کی طرف جائیں کیونکہ سونامی یا سمندری موجیں کسی بھی وقت ساحل کا رخ کر سکتی ہیں۔ (ہمیں انڈونیشیا میں ۲۶ دسمبر ۲۰۰۴ کو آنے والے سونامی کو نہیں بھولنا چاہیے جس میں تقریباً ۳ لاکھ لوگ مارے گئے تھے)۔ اب جب تک متعلقہ حکام کی طرف سے آپ کو نیچے آنے کی ہدایت نہ ملے آپ اوپر ہی رہیں۔ اور یہ غلطی ہرگز نہ کریں کہ سمندری موجوں کو دیکھنے جائیں، موجیں نظر آنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ بہت دیر ہو چکی ہے اور خطرہ سرپر منڈ لا رہا ہے۔ بظاہر ہم تو ایک ہی موج دیکھ پارہے ہوتے ہیں مگر حقیقت میں پیچھے بہت ساری موجیں ہوتی ہیں جنہیں ہم دیکھ نہیں پاتے اور یہ امواج ایک دوسرے کے تعاقب میں بڑی تیز رفتاری کے ساتھ آرہی ہوتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انکی رفتار چھ سو سے لیکر آٹھ سو کلو میٹر فی گھنٹہ ہوتی ہیں، جو کہ مسافر بردار جہازوں کی رفتار کے برا بھلا ہے۔

زلزلے کے بعد کیا کرنا چاہیے:

- ریڈیو سننے کی کوشش کریں کیونکہ وہاں سے آپکو تازہ ترین خبریں اور ہدایات سننے کو ملیں گی۔
- اگر آپ خود زخمی نہ ہوئے ہوں تو دوسرے زخمیوں کی مدد اور تیمار داری کریں اور ان لوگوں کو جنہیں شدید زہنی صدمہ پہنچا ہو کو دلا سہ دیں اور انکی ڈھارس یا ندھیں۔
- یہ خیال رہے کہ شدید زخمیوں کو ہلانے جلانے کی کوشش نہ کریں، ایسا صرف اُس صورت میں کریں اگر کسی دیوار یا ملبے کا اُن پر گرنے کا خطرہ ہو۔
- جو ہدایات آپکو دی جائیں انہیں فرمانبرداری سے بجالائیں، امدادی جماعتوں مثلاً فوج، پولیس، شہری دفاع، فائر بریگیڈ اور طبی جماعتوں کے ساتھ تعاون کریں اور انہیں معلومات بہم پہنچائیں۔
- اگر فون کرنا ضروری نہ ہو تو ایسا کرنے سے گریز کریں کیونکہ بے جا فون کرنے سے فون کی لائنیں مصروف ہو جائیں گی جس سے امدادی کاروائیاں متاثر ہو سکتی ہیں۔
- جہاں جائیں بند جوتے پہن کر جائیں کیونکہ ہر طرف ملبہ اور ٹوٹا ہوا شیشہ موجود ہو سکتا ہے۔
- بجلی کے آلات یا سوئچز وغیرہ کو اول تو استعمال نہ کریں اور اگر ایسا کرنا بہت ضروری ہو تب اچھی طرح سے اطمینان کر لیں کہ کہیں سے گیس کی تو بو نہیں آرہی ورنہ آگ لگ سکتی ہے یا پھر دھماکہ ہو سکتا ہے۔
- اگر زمین پر بجلی کی تاریں گری ہوں یا وہ اشیاء جو بجلی کی تاروں کو چھو رہی ہوں تو انہیں نہ چھوئیں۔
- پانی ذخیرہ کرنے کیلئے بعض گھروں کی چھتوں پر پانی کے بڑے ٹینک نصب ہیں، اچھی طرح سے اطمینان کر لیں کہ یہ محفوظ ہیں۔
- الماریوں پر ایک نظر ڈالیں اور اطمینان کر لیں کہ یہ محفوظ ہیں۔ درازوں کو آرام سے کھولیں اور گرنے والی چیزوں کو محفوظ کر لیں۔
- اپنے ذخیرہ خوراک پر ایک نظر ڈالیں: بھونچال یا زلزلہ آنے کے بعد کھانے پینے کی اشیاء ٹوٹے ہوئے شیشوں یا دوسری زہریلی مواد کے ساتھ گھل مل سکتی ہیں۔ انہیں کھانے سے گریز کریں اور فوراً پھینک دیں تا کہ بچے انہیں نا کھاسکیں۔
- البتہ پانی اور دوسرے مائع جات کو آپ کسی صاف کپڑے میں سے گزار کر فلٹر کرنے کے بعد قابل

استعمال بنا سکتے ہیں۔

□ پانی کا ذخیرہ: تباہ کن زلزلوں میں صاف اور پینے کے پانی کی شدید قلت پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر پانی کی سپلائی برقرار نہیں رہ پاتی۔ لہذا جائز ضروریات کے لیے مناسب مقدار میں پانی کا تازہ ذخیرہ ہر وقت دستیاب ہونا چاہیے اور اسے آپ آپ حیات سمجھ کر اس کی قدر و قیمت کریں، اسے ضائع ہونے سے بچائیں!

□ اگر بجلی کی سپلائی بند ہو جائے تب ایسی صورت میں خوراک کو استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کی جائے، اور پہلے وہ چیزیں کھانی جائیں جنکے خراب ہونے کا جلد احتمال ہو۔

□ گلی کوچوں میں جمگھٹا نہ کریں تاکہ رفت و آمد کے لئے امدادی جماعتوں کی گاڑیوں کے راستے میں خلل پیدا نہ ہو۔ تماشہ چی بھی نا بنیں ایسا کرنے سے بھی آپ امدادی کاروائیوں میں مُخل ہونگے۔

□ آفت زدہ علاقوں میں اُس وقت تک نا جائیں جب تک کہ امدادی جماعتیں آپ کو مدد کرنے کی دعوت نہ دیں۔

□ مرکزی جھٹکے یا جھٹکوں کے بعد میں آنے والے جھٹکوں یا پس لرزہ (after shocks) کے لئے تیار رہیں۔ چونکہ یہ جھٹکے بعد میں آتے ہیں انکی اصل قوت زائل ہو چکی ہوتی ہے اور انکی اکثریت کم طاقتور ہوتے ہیں مگر چند ایک طاقتور بھی ہو سکتے ہیں جو مزید تباہی کا باعث ہو سکتے ہیں!

یہ ہدایات جو اس وقت آپ پڑھ رہے ہیں، اگر آپ کو اس دستاویز کی ضرورت زلزلے کے دوران پڑے تو اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوگی لہذا آپ اسے وقتاً فوقتاً پڑھ لیں اور اپنے عزیز واقارب کو بھی پڑھوائیں تاکہ بوقت ضرورت پریشانی کا سامنا نا کرنا پڑے۔ بلکہ میں تو متعلقہ حکام سے یہ درخواست کرونگا کہ زلزلہ خیز (seismic areas) علاقوں کے اسکولوں میں اساتذہ کی مدد سے اس دستاویز میں دئیے گئے ہدایات پر وقتاً فوقتاً عملی و زبانی مشق کی صورت میں عمل و درآمد کروایا جائے، تاکہ کم از کم ہم 'مرحلہ آمادہ باش' کے لئیے توتیار رہیں۔

آخر میں یہ بات یاد رہے کہ شدید زلزلے اکثر نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو اطلاع دینے بغیر آتے ہیں اور قیامت صغرا کا سا منظر پیش کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہمیں ماضی میں کوئٹہ اور حال ہی میں مظفر آباد، بالا کوٹ اور ان تمام تباہ شدہ متعلقہ علاقوں کے زلزلوں کو مد نظر رکھ کر ان علاقوں میں جو ارضیاتی نقطہ نظر سے زلزلوں کی زد میں آتے ہوں وہاں زلزلے سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر کا از سر نو جائزہ لیکر نئے ہنگامی پلان وضع کرنا چاہیے۔

پاکستان کی ارضیاتی سیاق و سباق کا جائزہ لینے کے بعد ہم یہ پیشین گوئی تو کرسکتے ہیں کہ زلزلے کہاں، کہاں آسکتے ہیں مگر یہ پیشین گوئی کرنا کہ کب آئینگے قبل از وقت ہوگا۔ ابھی تک اتنی سائنسی ترقی نہیں ہوئی ہے کہ ہم اس مسئلے کو حل کرسکیں اور ہماری تو بد بختی یہ ہے کہ ابھی تک ہم نے ارضیاتی نقطہ نظر سے پاکستان بھر کی مکمل اور تفصیلی ارضیاتی نقشہ بندی بھی نہیں کی ہے!

نوٹ: قارئین سے میری یہ درخواست ہے کہ اگر ممکن ہو تو برائے مہربانی اس دستاویز کی چند فوٹو کاپیاں بنا کر اپنے دوستوں اور عزیز واقارب میں تقسیم کریں اور ان سے بھی یہ درخواست کریں کہ وہ اس عمل کو دہرائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس معلومات سے مستفید ہوسکیں۔ شکریہ۔

آپ سب کا خدا حافظ و ناصر